فضائل و احکامِ عید الاضحیٰ

ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق جولائی ۲۰۲۲ء



مرتبہ

رہنمائے حق حضرت مولانا مفتی مجد القدوس خبیب رومی صاحب

مفتیٔ شہر، واعظِ جامع مسجد، امامِ شاہی عیدگاہ آگرہ

بانتظام

اسلامیہ لوکل ایجنسی

جامع مسجد آگرہ

اوقاتِ نمازِ عیدالاضحیٰ

آگرہ کی عیدگاہ میں سات بجے

جامع مسجد میں ساڑھے سات بجے

اکبری مسجد میں آٹھ بجے

مسجد قاسم، گھاٹی ماموں بھانجہ میں آٹھ بجے

مسجد معتمد خاں (مال کا بازار) میں ساڑھے آٹھ بجے

شاہی مسجد کلاں (صابن کٹرہ) میں ساڑھے آٹھ بجے

دو مینار مسجد (پیر جیلانی) میں ساڑھے آٹھ بجے

مسجد تاج محل (تاج گنج) میں پونے نو بجے

مسجد جال (پھلٹی بازار) میں پونے نو بجے

شاہی مسجد (لوہا منڈی) میں سوا نو بجے

مسجد سلطان پرویز (کشمیری بازار) میں ساڑھے نو بجے

مسجد نوری (نوری دروازہ) میں ساڑھے نو بجے

اونچی مسجد (چھلی اینٹ روڈ) میں پونے دس بجے

بابری مسجد (جمنا پار) میں دس بجے

مسجد رفیع الزمان (راجہ منڈی اسٹیشن) میں سوا سات بجے

اوقات مقررہ کی پابندی کا خاص اہتمام فرمائیں

شائع کردہ

اسلامیہ لوکل ایجنسی، جامع مسجد۔ آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلتِ عشرہ ذی الحجہ

☆ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”عشرہ ذی الحجہ (بقرعید کے اوّل دس دن) سے زیادہ اور کوئی زمانہ اللہ تعالیٰ کو اپنی عبادت کے لیے محبوب نہیں ہے، نویں ذی الحجہ تک ہر روز کا روزہ سال بھر کے روزہ کا ثواب رکھتا ہے اور اس کی ہر رات کا جاگنا شب قدر کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ نویں ذی الحجہ کے روزہ کی برکت سے ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (گناہ صغیرہ کی معافی ہوتی ہے)

فضائلِ قربانی

☆ قربانی کے گوشت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان جانوروں کا گوشت وخون نہیں پہنچتا؛ البتہ تمہارے دِلوں کی پرہیزگاری اور اَدب پہنچتا ہے، قربانی میں صرف حکم خداوندی کی تکمیل اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت ہونی چاہیے، نام ونمود ہرگز ملحوظ نہ رہے؛ ورنہ ثواب نہ ملے گا۔

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور ﷺ کے اَصحابؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارے روحانی وایمانی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے''۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (جانور کے) ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملتی ہے۔ (مشکوٰۃ) وہ بولے کہ اگر اُون ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر اُون کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ملتی ہے۔

نوٹ: اس روشن خیالی اور ترقی پسندی کے دور میں قربانی کو اِسراف اور فضول خرچی یا (نعوذ باللہ) ''جیو ہتھیا'' کہنے والے غور کریں کہ قربانی سے مقصود نیکی اور پرہیزگاری حاصل کرنا ہے، جان لینا یا گوشت کھانا کھلانا مقصود نہیں ہے اور اس کا طریقہ یہی ہے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے

تعلیم فرمایا ہے، قربانی کے صرف دام صرف کرکے یہ حاصل نہیں ہوگا جیسا کہ روشن خیال لوگ مشورے دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ ”جو قربانی کی حیثیت رکھتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے“۔

☆ قربانی کرنے والے کے لیے یہ مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت سے ہی کھانے کی ابتداء کرے، اس سے پہلے کچھ نہ کھائے؛ لیکن اگر کھالیتا ہے تو جائز ہے۔

☆ قربانی کرنے والے کے لیے یہ مستحب ہے کہ بقرعید کا چاند نکلنے کے بعد سے اپنے ناخن اور بال وغیرہ نہ کٹوائے، بقرعید کی نماز اور قربانی کے بعد ناخن، حجامت بنوائے۔

داڑھی منڈانے والے جب اس مسئلہ سے متعلق سوال کرتے ہیں تو ان کا سوال مضحکہ خیز لگتا ہے؛ کیوں کہ داڑھی منڈانا تو حرام ہے۔

مسائلِ عیدالاضحیٰ

مسئلہ:- عیدالاضحیٰ کی نماز بھی عید الفطر کی طرح واجب ہے اور اس نماز کی بھی وہی ترکیب ہے جو نمازِ عید الفطر کی ہے، یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد ثنا: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ پڑھ کر تین بار اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے ہوئے رفعِ یدین کریں، اس طرح کہ دو مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور تیسری مرتبہ تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر باندھ لیں۔ امام سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری صورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔

پہلی رکعت پوری کرنے کے بعد کھڑے ہو کر امام دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھنے کے بعد رفعِ یدین کرے گا۔ سب لوگ تین بار تکبیر کہیں اور ہر مرتبہ ہاتھ چھوڑتے جائیں، چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں، چوتھی تکبیر میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔

مسئلہ:- اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہو جانے کے بعد سے زوال سے پہلے تک ہے اور اوّل وقت اس نماز کا پڑھنا مستحب ہے؛ تاکہ اس سے فارغ ہونے کے بعد قربانی میں مصروف ہوں۔

مسئلہ:- نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے، جس میں امام احکام قربانی اور تکبیر تشریق کے احکام کی تعلیم دے۔

مسئلہ:- نمازِ عید الاضحیٰ کے لیے بھی عید گاہ جانا سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ:- راستہ میں بلند آوز سے تکبیر پڑھتے جائیں۔

مسئلہ:- عید کی طرح اس موقع پر بھی مستحب ہے کہ نماز کے لیے ایک راستہ سے جائے اور دوسرے راستہ سے واپس ہو؛ تا کہ دونوں راستے گواہی دیں۔

مسئلہ:- اگر کوئی شخص نمازِ عید میں ایسے وقت آ کر شریک ہوا کہ امام تکبیروں سے فارغ ہو چکا ہو تو اگر قیام میں آ کر شریک ہوا تو نیت باندھ کر اول تکبیریں ادا کرے اگر چہ امام قرأت شروع کر چکا ہو اور اگر اس کو رکوع میں شرکت کا موقع ملا اور اس کو یقین غالب ہو کہ تکبیروں سے فراغت کرلوں گا اور رکوع میں شریک ہو جاؤں گا تو نیت باندھ کر پہلے رکوع میں شرکت کرے اور حالتِ رکوع میں بجائے **سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ** کے تکبیر کہہ لے مگر رکوع میں تکبیروں کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر اس کے پوری تکبیر کہنے سے پہلے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جتنی تکبیریں کہہ چکا ہو وہ کافی ہیں، بقیہ معاف ہیں۔

مسئلہ:- اگر کسی کی ایک رکعت نماز فوت ہوگئی ہو تو جب اس کو ادا کرے تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیریں کہے۔

مسئلہ:- اگر امام پہلی رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور قراءت شروع کردی تو اگر صرف سورۂ فاتحہ پڑھی تھی کہ یاد آ گیا تو قراءت چھوڑ کر تکبیر کہے اور سورۂ فاتحہ کا اعادہ کرے۔

مسئلہ:- اور اگر سورۂ فاتحہ وسورۃ دونوں پڑھ چکا ہو تو اِسی طرح نماز پوری کرلے۔

مسئلہ:- اگر تکبیر بھول گیا تھا، حالت رکوع میں یاد آیا تو اُسے چاہئے کہ حالت رکوع میں تکبیر کہہ لے، قیام کی طرف نہ لوٹے، اگر قیام کی طرف لوٹ آیا تب بھی جائز ہے، نماز فاسد نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بہرحال نہ کرے، ازدحام کی صورت میں سجدۂ سہو معاف ہے۔

تکبیر تشریق یہ ہے:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک پڑھیں۔

مسئلہ:- تکبیر تشریق ہر فرض نماز کے بعد مَرد کے لیے جہراً یعنی بلند آواز سے کہنا واجب ہے، امام ومقتدی ومنفرد سب کے لیے

ایک بار پڑھنا واجب ہے، عورتیں یہ تکبیرات آہستہ پڑھیں، عورتوں کو بھی یہ تکبیر کہنا واجب ہے۔

مسئلہ:- تکبیراتِ تشریق مسبوق (جس کی کچھ رکعت نماز سے چھوٹ گئی ہوں) کے لیے بھی واجب ہے، اس کو چاہیے کہ اپنی رکعات پوری کرنے کے بعد بلند آواز سے تکبیر تشریق کہے۔

مسئلہ:- عیدین کی نماز کا عید گاہ میں ادا کرنا بھی ایک مستقل سنت ہے، محلہ کی مسجدوں میں نمازِ عید ادا کرنے سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ:- عیدین کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح عربی میں ہونا چاہیے، خطبہ کے وقت خاموش رہنا اور خطبہ سننا واجب ہے۔

نوٹ:

۱۔شیر خوار اور کم عمر کے بچوں کو نماز کے وقت اپنے ساتھ نہ لائیں۔!

۲۔عید الاضحیٰ کی نماز کے موقع پر احتیاطاً ایک پاک صاف چادر اپنے ساتھ لائیں۔!

مسائلِ قربانی

مسئلہ:- ہر مسلمان (مَرد وعورت) مقیم جو کہ ضروریاتِ زندگی کے علاوہ مقدارِ نصاب یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی ہی قیمت کا مالک ہو اُس پر اپنی طرف سے قربانی واجب ہے۔ قربانی کے لیے بکرا، بھیڑ، دُنبہ یا ساتواں حصہ بڑے جانوروں کا جن کو اللہ ورسولؐ نے حلال قرار دیا ہے ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں ایسے جانور سات سے کم تعداد کے لیے بھی جائز ہیں۔ بکرا ایک سال کا ہونا چاہیے، ہاں! اگر دنبہ موٹا تازہ ہو اور سال بھر سے کم بھی ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے، باقی بڑے جانور دو سال کے ہونے چاہئیں؛ البتہ اُونٹ پانچ سال سے کم نہیں ہوسکتا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نَر اور مادہ دونوں کی قربانی درست ہے۔ اسی طرح خصی اور غیر خصی دونوں ہی جائز ہیں؛ مگر خصی جانور کی قربانی افضل ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری: ج ۵، ص ۳۳۲)

مسئلہ:- قربانی کا گوشت وَزن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازہ سے تقسیم نہ کریں، اگر سری پائے وغیرہ تقسیم کر کے کسی میں سر اور کسی میں پائے وغیرہ دے دیں تو اندازہ سے بھی جائز ہے۔

مسئلہ:- قربانی کے تین دن ہیں: ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں، پہلے دن قربانی افضل ہے، پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن اور تیسرے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے ہوسکتی ہے۔

مسئلہ:- شہر والے قربانی نمازِ عید کے بعد کریں اور گاؤں والوں کو صبح صادق کے بعد ہی کرنا درست ہے۔

مسئلہ:- رات میں قربانی کرنا درست تو ہے؛ لیکن ناپسندیدہ، ممکن ہے کہ کوئی رگ کٹنے سے رہ جائے، ہاں! تیز روشنی کا بندوبست ہوتو رات کو بھی قربانی ہوسکتی ہے۔

مسئلہ:- اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود نہ کرے تو دوسروں سے کراتے وقت وہاں موجود رہے تو بہتر ہے (عورت پردہ کے ساتھ وہاں رہے) قربانی کے وقت کوئی کلماتِ نیت پڑھنا ضروری نہیں، اگر دل میں ارادہ کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا اور صرف **بسم اللہ، اللہ اکبر** کہہ کر ذبح کردیا تب بھی قربانی درست ہے؛ لیکن جانور ذبح کرتے وقت ذبح کرنے والے کا **بسم اللہ** کہنا ضروری ہے۔ **بسم اللہ، اللہ اکبر** کہنے سے پہلے دعائے ماثورہ پڑھنا بہتر ہے۔

دعا یہ ہے:

اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

نوٹ: اگر ذبح کرنے والا کسی دوسرے کی جانب سے ذبح کر رہا ہے تو مِنِّي نہ کہے؛ بلکہ مِنْ کہہ کر اُس شخص کا نام لے۔

مسئلہ:- بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت غربا و مساکین پر صدقہ کریں، ایک تہائی اپنے احباب و رشتہ داروں کو دیں اور ایک تہائی اپنے صرف میں لاویں؛ لیکن جس شخص کا کنبہ زیادہ ہو وہ تمام گوشت کو خود صرف کرسکتا ہے۔ قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

مسئلہ:- جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے، اگر قربانی کے دن گزر گئے اور وہ قربانی نہ کرسکا تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:- جس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی؛ مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا تو اس کے ذمہ اس جانور کی قربانی کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ:- جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے، سینگ بیچ سے ٹوٹ گیا تب بھی قربانی درست ہے؛ لیکن اگر جڑ سے اُکھڑ گیا تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ:- خصی جانور کی قربانی درست ہے، اندھے، کانے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسے دُبلے جانور کی بھی درست نہیں جس کے گودا نہ ہو اور اتنا لنگڑا ہے کہ تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پیر زمین پر رکھا نہیں جاتا یا چوتھا پیر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اس کی قربانی درست نہیں اور نہ ایسے جانور کی جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زائد کان کٹا ہو یا تہائی سے زیادہ دُم کٹی ہو اور نہ اس جانور کی جس کے دانت نہ ہوں، البتہ اگر تھوڑے گر گئے ہوں اور زیادہ موجود ہوں کہ چارہ کھا سکتا ہو تو قربانی درست ہے۔

مسئلہ:- قربانی کا چمڑا بغیر فروخت کیے اپنے کام میں لا سکتا ہے، یعنی ڈول وغیرہ بنا سکتا ہے خود اس کو فروخت نہیں کرنا چاہیے؛

لیکن اگر فروخت کر دیا تو اُس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قصاب کی اُجرت اپنے پاس سے دے، قربانی کے چمڑے سے ادا نہ کرے، چرم قربانی کسی معاوضہ میں دینا درست نہیں، امام اور مؤذن کو ان کی امامت اور اذان کے معاوضہ میں دینا جائز نہیں۔ یتیموں، بیواؤں اور دینی تعلیمی اداروں اور طالب علموں کو دینا بہتر ہے، جہاں اطمینان ہو کہ صحیح مصرف میں خرچ کیا جائے گا۔ ایسے اداروں میں جہاں یہ رقم مصرف میں صرف نہ ہو وہاں قیمت چرم ادا نہ کی جائے، قربانی کی کھال کی قیمت کسی تعمیر میں نہیں لگ سکتی۔ آج کل عام طور پر چرم قربانی کی قیمت کے استعمال میں بے احتیاطی ہوتی ہے، اس میں احتیاط کرنی چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


الله
بحمد الله

شہر آگرہ کی قدیم دینی درسگاہ

مدرسہ عالیہ

جامع مسجد آگرہ

(۱۰۵۸ھ مطابق ۱۶۴۸ء)

مدرسہ عالیہ شہر آگرہ کا قدیم مدرسہ ہے اور شہزادی جہاں آراء بیگم کی دینی، علمی و تاریخی یادگار ہے، جہاں دینیات، اُردو، فارسی، عربی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہندی، انگریزی اور رِیاضی وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اُتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ سے منشی، مولوی، عالم، کامل اور فاضل کے امتحانات بھی دِلائے جاتے ہیں۔ بیرونی طلبہ کو نقد وظیفہ کے ساتھ لباس و خوراک بھی مدرسہ کی جانب سے دی جاتی ہے، آپ اپنے بچوں کو مدرسہ عالیہ، جامع مسجد میں داخل کر کے علمِ دین کی حفاظت و اشاعت کا فریضہ ادا کریں اور قیامت میں سرخ رُو ہوں۔

زیر انتظام

اسلامیہ لوکل ایجنسی، جامع مسجد۔ آگرہ